THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the April 22, 2025
(349th Session)
Volume V, No. 01
(Nos.01-04)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume V SP.V(01)/2025
No. 01 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Panel of Presiding Officers 1
3. Fateha 2
   - Senator Syed Shibli Faraz(Leader of the Opposition)................. 5
4. Ruling of the Chair 11

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Tuesday, the April 22, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty eight minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَ لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً
طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾

ترجمہ: جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی ہے (کہ کبھی ختم نہیں ہوگا) اور جن لوگوں نے صبر سے کام لیا ہم ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے۔ جو شخص اچھا کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

سورۃ النحل (آیات ۹۶ تا ۹۷)

Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: Panel of Presiding Officers. In pursuance of sub-Rule 1 of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following Members in order to form a

panel of presiding officers for the 349th Session of the Senate of Pakistan:

1. Senator Sherry Rehman
2. Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui
3. Senator Saleem Mandviwalla

<u>Fateha</u>

Mr. Chairman: Fateha for the deceased father of Senator Palwasha Mohammed Zai Khan, for the deceased mother of Senator Faisal Ali Sabzwari, for the Pakistani *Umrah Zaireen* who passed away in the road accident in Saudi Arabia, for personnel of the Armed Forces and Law Enforcement Agencies who laid their lives for defence of the country in various incidents.

سینیٹر عبدالواسع صاحب! آپ ان کے لیے دعا فرمائیں۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ پڑھی گئی)

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر صاحب! آپ چند سیکنڈ میں اپنی بات کریں۔

سینیٹر خلیل طاہر: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں بحثیت مسیحی اور کیتھولک سینیٹر with a heavy heart پاپائے اعظم Pope Francis جو Roman Catholic Church کے head تھے۔ ان کی جو وفات ہوئی ہے۔ رحلت فرما گئے ہیں۔ He was the name of peace and solidarity in the world, sir. آخری دن یعنی Easter والے دن جو انہوں نے بات کی ہے۔ ہمارے روزوں کا جو آخری ہفتہ ہوتا ہے تو بھی انہوں نے فلسطین کے بے گناہ لوگوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس پر بات کی۔ آج میں نے بہت سارے International News consults میں پڑھا ہے کہ فلسطین میں جہاں مسیحی بھی بستے ہیں مگر مسلمان بھائی وہاں زیادہ بستے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم ایک اچھے ہمدرد سے محروم ہو گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! انہوں نے ساری زندگی امن، سلامتی، خوش حالی، کچلے ہوؤں کی آزادی کے لیے اور تارکین وطن کے لیے کام کیا ہے۔ میری آپ سے humble submission ہو گی کہ ان کی تعظیم کے لیے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کروائی جائے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور رہوں گا۔

Mr. Chairman: As we all know that Pope Francis has passed away on 21st April 2025. Our hearts go out to the entire Catholic Church during this difficult time. His legacy of compassion and hope will continue to inspire generations. The House may observe a one minute of silence as a token of respect.

(At this stage one minute of silence was observed)

Mr. Chairman: Question Hour.

(Interruption)

جناب چیئرمین: پہلے Question Hour ہونے دیں۔ ایسے نہیں ہوگا۔

(Interruption)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر برائے قانون وانصاف): پاکستان پیپلز پارٹی سے رابطے کرنے کا کہا ہوا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں۔ اب اگر اس طرح انہوں نے باقی سارے محاذوں سے شکست کھا کر، تھرپارکر کے الیکشن میں شکست کھا کر، اگر انہوں نے یہ طرزِ سیاست رکھنا ہے تو اس کا تو جواب نہیں ہے۔ وزیر برائے آبی وسائل بیٹھے ہیں، میری کابینہ کے باقی اراکین بھی بیٹھے ہیں، نہروں کے issue کے اوپر وزیر اعظم پاکستان کی خصوصی ہدایت پر already یہ معاملہ ہم نے اپنی اتحادی جماعتوں کے ساتھ، بالخصوص پاکستان پیپلز پارٹی اور سندھ حکومت کے ساتھ take up کیا ہوا ہے۔ وزیر اعظم صاحب کی ہدایت پر مشیر سیاسی امور اور مشیر بین الصوبائی رابطہ رانا ثناء اللہ صاحب نے سندھ حکومت سے باضابطہ رابطہ کیا اور یہ پیغام پہنچایا کہ یہ جو سارا معاملہ ہے، اسے آئین اور قانون کے مطابق حل کیا جائے گا۔ بہت جلد اس بابت ایک وسیع اور کثیر الجماعتی consultation کی تجویز بھی زیر غور ہے۔ میرے خیال میں بجائے اس کے کہ یہ سوال کریں اور وزیر برائے آبی وسائل یا میں اس کا جواب دوں اور ان کی تسلی کرائیں، میں بلکہ اپنے پیپلز پارٹی کے دوستوں کے حوالے سے وزیر برائے آبی وسائل جناب لغاری صاحب سے کہوں گا

کہ آپ انہیں ہاؤس میں لائیں، وہ ہمارے دوست اور بھائی ہیں۔ میں اسی لیے on record یہ statement دے رہا ہوں۔

(پاکستان تحریک انصاف اور اپوزیشن کی دوسری جماعتوں کے اراکین ڈائس کے سامنے دھرنا دے کر احتجاج کرتے رہے)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: آپ کو سندھ کے عوام نے ابھی پچھلے ہفتے، تھر پارکر کے الیکشن میں reject کیا ہے۔ آپ کو ابھی شکست ہوئی ہے اور آپ مقدمہ اٹھا کر بیٹھے ہیں۔ جو پارلیمانی طریقہ کار ہے، آپ اس معاملے پر بات کرنا چاہتے ہیں، پیپلز پارٹی کے دوستوں نے بھی resolution دیا ہے، توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے، آپ کا بھی ہے، آپ اس پر بات کریں بجائے اس طرح کے نعرے بلند کرنے کے۔

جناب چیئرمین: جناب وزیر قانون! آپ لیڈر آف دی اپوزیشن سے اور شیری رحمان، پیپلز پارٹی کی پارلیمانی لیڈر سے بات کرکے جب بھی لانا چاہیں اور جو بھی کرنا چاہیں تو مجھے بتائیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! میں نے تو floor of the House پر یہ بات کی ہے۔ اگر یہ سننا چاہتے ہیں کہ اس معاملے کے اوپر کوئی چیز bulldoze نہیں ہو رہی۔ وزیر اعظم پاکستان نے کابینہ کے سینیئر رکن اور مشیر سیاسی امور، رانا ثناء اللہ صاحب کو اس بابت خصوصی ہدایت کی۔ وہ حکومت سندھ اور پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ باضابطہ رابطے میں آئے۔ پیپلز پارٹی ہماری حلیف جماعت ہے۔ یہ بالکل clear فیصلہ ہے کہ اس معاملے پر آئین اور قانون کے مطابق بیٹھ کر بات ہوگی۔ اس معاملے میں کوئی چیز bulldoze نہیں ہوگی لیکن میرے جو اس وقت اپوزیشن کے ساتھی ہیں، وہ شاید اس لیے نہیں سننا چاہتے کہ ان کے پاس نہ پوچھنے کو کوئی سوال ہے، نہ سننے کی ہمت ہے۔ اگر یہ اپنی نشستوں پر جائیں، بیٹھیں اور اس معاملے پر بات کرنا چاہیں تو میری کابینہ کے معزز اراکین اور for all the more reasons وفاقی وزیر برائے آبی وسائل ہمارے درمیان موجود ہیں، وہ تشریف لائے ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری کابینہ کے سینیئر اراکین بیٹھے ہوئے ہیں، ہم آپ کے سوال کے جواب دینے کے لیے یہاں پر آئے ہیں۔ اگر یہ طرز سیاست آپ نے رکھنا

ہے تو اس سے ملک کی خدمت نہیں ہو گی۔ اس سے یہ معاملات حل نہیں ہوں گے۔ میں اپنے پیپلز پارٹی کے دوستوں سے بھی عرض کروں گا کہ وہ ایوان میں تشریف لائیں۔ دوست انہیں لینے کے لیے گئے ہیں۔ میں بلکہ خود بھی ان سے بات کرتا ہوں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Leader of the Opposition, the quorum has been pointed out. Count may be made.

(The count was made)

Mr. Chairman: Quorum is in order.

شہادت اعوان صاحب! کورم پورا ہے۔ میں لیڈر آف دی اپوزیشن کو ٹائم دے رہا ہوں۔ کورم پورا ہے، لیڈر آف دی اپوزیشن کو میں نے ٹائم دیا ہے۔

(Interruption)

Mr. Chairman: Order in the House, please. Yes, Leader of the Opposition.

Senator Syed Shibli Faraz(Leader of the Opposition)

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! آج جو ہمارے نئے پارلیمانی سال کا پہلا دن ہے اور جو آخری دن تھا، بہتر تو یہ تھا کہ ہم اپنے گزشتہ سال کے issues پر اپنا محاسبہ کرتے۔ چونکہ اس وقت حالات اتنی تیزی سے بدل رہے ہیں، ہمارا تو ارادہ تھا کہ ہم پچھلے سال کے ہونے والے واقعات پر بات کریں کہ کس طرح اس ایوان کی بے توقیری ہوئی، کس طرح سے غلط قوانین پاس کروائے گئے اور کس طرح سے خیبر پختونخوا صوبے کو اس کی نمائندگی سے محروم کیا گیا۔ بڑا افسوس ہے کہ آج جیسے Business Advisory Committee meeting میں بھی بات ہوئی اور ابھی ہم اس resolution پر جو خیبر پختونخوا میں Senate elections اور سینیٹر ثانیہ نشتر کی خالی سیٹ کے حوالے سے تھا، اس

پر بھی بات کرتے لیکن ہم نے یہ دیکھا کہ جو ہمارے سندھ کے بھائی ہیں، آج انہوں نے ایسے issue کی بات کی، ایک ایسی بات پر بحث شروع کی جس میں۔۔۔۔

Mr. Chairman: No, interruption, please.

سینیٹر سید شبلی فراز: اچھا جی دیکھیں۔ پشتو میں ایک محاورہ ہے جسے میں اردو میں ہی کہوں گا کہ آپ سورج کو انگلی سے نہیں چھپا سکتے اور یہی بات عمران خان کی ہے۔ جو صورتحال develop ہو رہی ہے جس میں سندھ کے پانی کا مسئلہ چل رہا ہے، اس سے وہاں کا پورا نظام منجمد ہو گیا ہے۔ سندھ کے عوام سراپائے احتجاج ہیں اور اس بات پر سخت نالاں ہیں کہ ان کی سیاسی جماعت جو پاکستان پیپلز پارٹی ہے، اس کا جو اس issue کے بارے میں stance رہا ہے، وہ بڑا contradictory اور منافقانہ ہے۔ وہ ایک طرف support کر رہے ہیں۔ والد صاحب جو صدر صاحب بھی ہیں، انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں جس پر ابھی ایوان میں بھی بات ہو گی، اس پر اعتراض کیا جبکہ انہی صدر صاحب نے جولائی میں جو میٹنگ ہوئی تھی، وہاں اس کا اقرار کیا تھا۔ اب اس طرح کی جب سیاست ہو گی تو ظاہر ہے کہ وہ ایک سیاسی جماعت ہیں اور یہ نقصان ان کا ہوا ہے۔ اس کی ہمیں پرواہ نہیں بلکہ ہمیں سندھ کے عوام کی پرواہ ہے۔ اگر ان کی leadership انہیں support نہیں کر رہی ہے، ان کے مطالبات کو support نہیں کر رہی ہے تو ظاہر ہے کہ جب پھر الیکشن ہو گا اور جس طرح کے ابھی ہوا اور باوجود اس کے کہ جس طریقے سے conduct کیا گیا، وہاں کے عوام نے ایک بھرپور طریقے سے اپوزیشن کے candidate کو support کیا۔

جناب! دیکھیں بات یہ ہے کہ issue اس وقت صرف سندھ کا نہیں ہے۔ سندھ کے پانی کا مسئلہ ہے۔ بلوچستان میں ایک ایسا ماحول بن گیا ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ وہاں کی حکومت نے خود ہی شام چھ بجے سے لے کر صبح چھ بجے تک سب ٹریفک بند کی ہوئی ہے۔ آمدورفت بڑی restricted ہے۔ کئی جگہ کھانے کی چیزیں بھی نہیں پہنچ رہی ہیں۔ اسی طرح خیبر پختونخوا ہے جسے دہشت گردی نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ہمارے جتنے بھی federating units ہیں، آپ پنجاب کو لے لیں۔ وہاں کسانوں کے ساتھ جو ہو رہا ہے، وہ بھی ایک ایسا ماحول ہے جس میں ہمیں being House of the Federation اپنا role ادا کرنا ہے۔ وہ role کیسے ادا ہو گا؟ وہ تب ہی

ہوگا جب اس ایوان میں جتنی بھی political parties ہیں اور چونکہ وہ Federation کے مختلف units کو represent کرتی ہیں، انہیں ایک حکمت عملی بنانی ہوگی۔ وہ حکمت عملی شروع کہاں سے ہوگی؟ آپ نے اس ایوان میں خیبر پختونخوا کی نمائندگی کو روکا ہوا ہے۔ آپ سے مراد آپ نہیں لیکن ہمارا آپ سے یہ گلہ ضرور ہے کہ چونکہ آپ اس ایوان کے custodian ہیں، میں نے ایک resolution جو پانچ مارچ کو جمع کرائی تھی جس میں ہم نے صرف یہی کہا تھا کہ خیبر پختونخوا کے عوام کو ان کے آئینی حق سے محروم کیا جا رہا ہے اور ایوان اسے پاس کردے کہ وہاں جلد از جلد انتخابات ہونے چاہئیں کیونکہ ایک سال تو گزر گیا ہے۔ اگر یہ وقت اسی طرح گزرتا رہا تو 2027 میں خیبر پختونخوا کی نمائندگی صفر ہو جائے گی۔ یہ ایک انتہائی تشویش ناک بات ہے کہ ایک صوبے خیبر پختونخوا کی نمائندگی جو کہ ایک اتنا اہم صوبہ ہے اور سارے صوبے اہم ہیں لیکن جس طرح سے خیبر پختونخوا نے پاکستان کی دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑی ہے، جس طرح وہ frontline صوبہ رہا ہے، اسے محروم کیا جا رہا ہے۔ آیا اسے اس چیز کی سزا دی جا رہی ہے کہ دہشت گردی کے خلاف ہمارے لوگ قربانیاں دے رہے ہیں یا ہمیں کسی اور بات کی سزا دی جا رہی ہے۔

جناب! میں کسی سیاسی پارٹی کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ خیبر پختونخوا کا یہ آئینی حق ہے کہ اس کی نمائندگی اس ایوان میں ہونی چاہیے اور ہمیں اس نمائندگی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ آپ پچھلے ایک مہینے میں تین مثالیں لے لیں۔ بلوچستان سے ایک سینیٹر جنہوں نے استعفیٰ دیا، وہاں 30 دنوں کے اندر الیکشن ہوا اور ان کے بیٹے کو سینیٹر منتخب کیا گیا اور انہوں نے حلف بھی اٹھا لیا۔ بڑی اچھی بات ہے کیونکہ یہ آئین کے مطابق ہے۔ اسی طرح سینیٹر تاج حیدر صاحب جن کا انتقال ہو گیا، انہیں خدا جنت نصیب کرے۔ ابھی ان کا کفن بھی میلا نہیں ہوا ہوگا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے یہ announce کر دیا کہ ان کی خالی سیٹ پر الیکشن لڑا جائے گا۔ شیڈول بھی announce ہو گیا۔ خیبر پختونخوا کی سینیٹر ثانیہ نشتر کا استعفیٰ 10 مارچ کو accept ہوا۔ 30 دن گزر گئے لیکن الیکشن نہ شد۔ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ ہم آپ سے یہ پوچھتے ہیں کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے ساتھ کیوں ایسا سلوک کیا جا رہا ہے کہ اسے اس کا آئینی حق نہیں مل رہا، اسے اس کی نمائندگی نہیں مل رہی ہے۔ ہم ایسی صورت میں کیا کریں۔ چیئرمین صاحب! اگر آپ ایوان میں production orders

issue کرتے ہیں تو ان پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔ آپ چیف الیکشن کمشنر کو خط لکھتے ہیں کہ۔۔۔

الیکشن کرائے جائیں، یہ نشست خالی ہو چکی ہے۔ آئین کے مطابق وہ الیکشن نہیں کراتا۔ تو پھر اس ایوان کی کیا عزت، کیا وقعت رہ گئی؟ کیا ہم اسی لیے رہ گئے ہیں کہ یہاں ایسے Bills pass کرنے ہیں جو ہم نے دیکھے بھی نہیں ہیں۔ ہم ان کا حصہ نہیں ہیں۔ یہ جو ہمارے دوست یہاں بیٹھے ہیں، یہ اس گناہ کبیرہ میں شریک ہیں۔ انہوں نے ایسے Bills pass کیے ہیں جن میں 26th Constitutional Amendment شامل ہے، چاہے وہ اسلام آباد سے متعلق بل ہو۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ اپنی بات بعد میں کر لیجیے گا۔ جو قوانین آپ نے pass کیے، اس کا مطلب ہے کہ ہم صرف ایک rubber stamp بن گئے ہیں۔ یہ سب کچھ record ہو رہا ہے۔ یہ ساری تاریخ لکھی جا رہی ہے۔ جو کچھ پچھلے ایک سال میں اس ایوان میں ہوا ہے، ہمیں اس پر فخر نہیں ہونا چاہیے کہ ہم سینیٹ کے اراکین ہیں کیونکہ عزت۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ ان کو خاموش کرائیں، وہ اپنی باری پر بات کریں۔ یہ جو ایسے لوگ بٹھا دیے گئے۔ دیکھیں، اب ایسی صورت حال میں when the federation is spitting at the seams. ہمیں بطور ایوان، فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہمارے سیاسی اختلافات اپنی جگہ پر، اس وفاق کو تو آپ اکٹھا کریں۔ آپ نے آواز کیوں نہیں اٹھائی؟ آج بڑا دکھ ہوا کہ کسی نے بھی support نہیں کیا بشمول ہمارے ساتھی جو خیبر پختونخوا سے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ یہ کیسی سیاست ہے جس میں آپ اپنے صوبے کے نمائندے کے لیے بھی support نہ کریں۔ انہوں نے ایک بڑا اچھا argument دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ثانیہ نشتر نے استعفیٰ دے دیا ہے کیونکہ تاج حیدر صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، وہ تو دوبارہ نہیں آ سکتے۔ اگر یہ استعفیٰ قبول ہو گیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ دوبارہ پھر آ جائیں۔ یہ منطق تھی۔ آپ مجھے بتائیں۔ میں نے سینیٹ سیکریٹریٹ سے کہا بھی ہے کہ اسے minutes میں record کر لیں۔

یہ جس طرح سے بھی ہو رہا ہے، چیئرمین صاحب! یہ ٹھیک نہیں ہو رہا۔ جس طرح یہ ایوان چلایا جا رہا ہے، جس طرح اپوزیشن کو ایک طرف کیا جا رہا ہے، نہ قرار دادیں ایجنڈے پر لگتی ہیں، نہ ان کی Adjournment Motions ایجنڈے پر لگتی ہیں۔ ان کی pick and choose ہوتی ہے۔ جو instruments ہم استعمال کرنا چاہتے ہیں، اسی ایوان کے instruments ہیں، parliamentary instruments ہیں۔ ان کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی۔ اگر آپ کو اپوزیشن سے اتنا اختلاف ہے تو آپ ہمیں باہر نکال دیں لیکن یہ نہ کریں۔ آپ خود ایک سیاسی پس منظر رکھتے ہیں، آپ اسپیکر رہ چکے ہیں، آپ وزیر اعظم رہ چکے ہیں، اللہ نے آپ کو سارے عہدے عطا کیے ہیں۔ اگر اپوزیشن کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کیا جائے گا تو میرا نہیں خیال کہ اس ایوان کو مکمل کہا جا سکتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اسی ایوان سے کتنی آئینی شقوں کی ہم نے خلاف ورزی کی۔ اگر دیکھا جائے تو Articles 59, 60, 218 and 224 کی خلاف ورزی ہوئی۔ اب ایسی خلاف ورزیاں، ان violations کی کون سی consequences ہیں، چونکہ آپ پچھلی مرتبہ موجود نہیں تھے۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ اگر سینیٹرز چھ سال کے لیے منتخب ہوئے ہیں تو خیبر پختونخوا کے سینیٹرز اگر آج منتخب ہوتے ہیں تو ان کی term پانچ سال ہو گی جبکہ term چھ سال ہے۔

اسی طرح چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کا انتخاب، جس دن آپ نے حلف لیا، وہ غالباً 9 اپریل تھا۔ جب آپ کی Senate term 9 March کو مکمل ہو گی تو اس ایک مہینے کی کیا arrangement ہو گی۔ جب بھی آپ آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو آپ کے لیے ایسی مشکلات پیدا ہوتی ہیں کہ انہیں درست کرنے کے لیے پھر مزید غلط کام کرنے پڑتے ہیں۔ قانون سازی قانون شکنی کے ذریعے نہیں ہو سکتی۔ قانون سازی کے لیے آپ کو قانون کو follow کرنا ہو گا۔ آپ یہ نہیں کر سکتے کہ قانون بنانے کے لیے غلط کام کریں، غیر آئینی کام کریں اور ایک ایسا فیصلہ کریں جس سے مشکلات پیدا ہوں۔

اب یہ جو پانچ سال کی term رہ گئی ہے، آئین میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ خیبر پختونخوا کا جو سینیٹر ہے، وہ بھی اگر آج الیکشن ہو جائے تو اس کی چھ سال کی term کیسے پوری ہو گی؟ آئین میں لکھا ہے کہ term چھ سال کی ہو گی۔ اسی طرح کی چیزوں نے ہمارے لیے بڑی مشکلات پیدا کر دی

ہیں اورانہیں حل کرنا ہوگا۔ ہم نے اس ایوان میں یہ بھی دیکھا ہے کہ یہاں پر ووٹنگ ہوئی، کیونکہ حکومت ہار رہی تھی تو اس کے نتائج کا اعلان ہی نہیں کیا گیا۔ اب آپ بتائیں یہ کیسے ممکن ہوگا۔ آپ کہتے ہیں کہ چونکہ میں ہار گیا ہوں تو اسی لیے نتائج کا اعلان نہیں کروں گا اور ووٹ لے کر گھر چلا جاؤں گا۔ یہ کیا بات ہوئی؟ اس ایوان میں ایسی کئی چیزیں ہوئی ہیں۔

چیئرمین صاحب! ہم دل وجان سے آپ کے خیر خواہ ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ آپ ایسے وقت میں where you seem to be standing on the wrong side of the history. We have a lot of respect for you and you have earned it. You have such a long distinguished career. So, all I am trying to say is that it is high time that we should follow constitution. This is an issue where we cannot compare ourselves with the Westminster's democracy because they don't have a written constitution. We have a written constitution….

(At this stage, Senator Nasir Mehmood pointed out the quorum)

Mr. Chairman: The quorum has been pointed out. Count to be made. Leader of the Opposition, the quorum has been pointed out and the count is being made.

(Count was made)

Mr. Chairman: The House is not in quorum. Bells be rung for five minutes.

(Interruption)

Mr. Chairman: I am giving five minutes to them. Bells to be rung for five minutes.

(Interruption)

جناب چیئرمین: گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ آپ ان کو بلائیں۔ میں نے کسی کو بھیجنا ہے۔ نہیں، سینیٹ کے سٹاف کا، لغاری صاحب! آپ ان کو بلائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے منسٹرز بھیجے ہیں، آپ بھی جائیں۔

(مداخلت)

Ruling of the Chair

جناب چیئرمین: I have to make an announcement, House Business Advisory Committee میں Leader of the Opposition نے point out کیا تھا کہ Presidential Address پورا سال رہتا ہے اور پھر کوئی اور item نہیں آ سکتا، تو میں ابھی ایک Ruling دے رہا ہوں کہ Presidential Address تین اجلاس کے اندر اندر ہو گا۔ ضروری نہیں ہے۔ Ok میں آپ کی ہی بات کر رہا ہوں، third Session میں اسے wind-up کر دیں گے۔

دوسرا، سینیٹر ثانیہ نشتر کی جو بات آپ نے کی،

I accepted her resignation, we have notified and has been sent to the Chief Election Commissioner, that is…

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں! آپ میری بات سن لیں، آپ تشریف رکھیں، آپ بیٹھ جائیں۔ الیکشن کروانا اب چیف الیکشن کمشنر کا کام ہے۔ ایک سیکنڈ، سب تو اکٹھے نہیں بول سکتے ہیں۔ ہم نے seat vacant کر کے اطلاع کر دی ہے اور آپ کو copy بھی دے دی ہے۔

This is not the domain of the Senate.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Resolution ووٹ تو ہے نہیں، کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: The quorum has been pointed out and count to be made.

(The count was made)

Mr. Chairman: Only 19 Members are present and the House is not in quorum. The House stands adjourned to meet again on Friday, 25th April, 2025 at 10:30 am.

(The House was then adjourned to meet again on Friday, 25th April, 2025 at 10:30 am.)